سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.9 ایس سی آر

چندریکا سنگھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگر

بنام

سرجوگ سنگھ و دیگر

30/نومبر 2006

[ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز]

ہندو جانشینی ایکٹ، 1956:

دفعہ 14(1)- ہندو بیوہ- ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے اپنے شوہر کے حصے کے قبضے میں تھی- منعقد، دفعہ 14(1) کے لحاظ سے مطلق مالک بن گئی- اس کے ذریعے بنایا گیا ہبہ نامہ درست ہے- حصول اراضی کا قانون، 1894- ہندو بیوہ کے ذریعہ تحفے میں دی گئی زمین کے معاوضے کا دعوی۔

رگھوبر سنگھ اور دیگران بنام گلاب سنگھ اور دیگران، [1998] 6 ایس سی سی 314 اور شکنتلا دیوی بنام کملا اور دیگران، [2005] 5 ایس سی سی 390، پر انحصار کیا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعہ 100- دوسری اپیل- درج ذیل عدالتوں کے ذریعے درج کردہ حقائق کے نتائج- مداخلت کے دائرہ کار کے ساتھ- منعقد، دفعہ 100 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، عدالت عالیہ کو حقائق کے نتائج سے متعلق قانون کا ایک ٹھوس سوال وضع کرنے کی ضرورت ہے- عام

طور پر، جب تک کہ کافی اور ٹھوس وجوہات موجود نہ ہوں، نیچے دی گئی عدالتوں کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج عدالت عالیہ پر پابند ہیں۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 4409۔

1995 کے ایس اے نمبر 127 میں پٹنہ میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ای آر کمار، پی ایچ پاریکھ، راجندر روہتاگی اور مس دکشا رائے۔

جواب دہندگان کے لیے ایس بی اپادھیائے، شیو منگل شرما اور مس کمود ایل داس۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ دیا گیا :

فیصلہ/حکم

ایک ایشور دتہ اس جائیداد کا مالک تھا۔ وہ اپنے پیچھے تین بیٹوں مہادیو، ہیرا اور مہابیر کو چھوڑ کر مر گیا۔ اس لیے جائیداد میں اس کی دلچسپی مہادیو اور میوا (ہیرا کے بیٹے) میں تھی جو اس کے پیشرو تھے۔ میوا کا انتقال 1921 - 22 میں ایک بیٹا دامودر کو پیچھے چھوڑ کر ہوا۔ کولیشرا دیوی دامودر کی بیوہ تھیں جن کی موت کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات 1932 کے کچھ عرصے بعد ہوئی تھی۔

یہاں مدعی رام لا یک کے وارث ہیں- مہادیو کے بیٹوں میں سے ایک جبکہ یہاں مدعا مہادیو کے دوسرے بیٹے راجہ کے وارث ہیں۔

زیر بحث پلاٹ نمبر 901، 902 اور 907 والی جائیدادیں حصول اراضی کے قانون کی دفعات کے تحت حاصل کی گئی تھیں۔ جائیدادوں کو دامودر کے نام سے تبدیل کیا گیا تھا۔

معاوضے کی رقم مدعا موناد یوی کو ادا کی گئی۔

یہاں اپیل کنندگاں نے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 30 کے تحت کلکٹر کے سامنے درخواست دائر کی جس پر ایک حوالہ دیا گیا۔ حصول اراضی کے قانون کے تحت ریفرنس جج کے سامنے زیر غور آنے والے مسائل میں سے ایک یہ تھا کہ کیا کولیشرا دیوی کی طرف سے پلاٹ نمبر 901 کے اپنے آدھے حصے کے حوالے سے پلاٹ نمبر 902 کے پورے حصے اور پلاٹ نمبر 907 کے تین چوتھائی حصے کے حوالے سے اپیل کنندگاں کے حق میں درج کردہ دستاویز جس کی تاریخ 7.5.1960 ہے، قانون میں درست تھا۔

یہ فیصلہ کیا گیا کہ کولیشرا دیوی کے پاس وہ حصہ ہونے کی وجہ سے جو دیکھ بھال کے بدلے اس کے شوہر دامودر کی موت پر اس کے پاس تھا، وہ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14(1) کے لحاظ سے مطلق مالک بن جاتی ہے۔

ریفرنس کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری کو فسٹ اپیلیٹ کورٹ نے الٹ دیا۔

عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کی وجہ سے یہاں مدعا علیہان کی طرف سے پیش کردہ اپیل کی منظوری دی اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے کہا :

''.... اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ موتی کولیشورا ایک معاش حق رکھنے والی تھی اور اس کے شوہر کا انتقال 1937 سے پہلے ہو چکا تھا۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی موجود نہیں کہ اسے معاش کے بدلے زمینوں کی ملکیت دی گئی تھی، جنہیں اس نے مدعا علیہان کو تحفے میں دیا۔ ایسے ثبوت کے عدم موجودگی میں، وہ تحفہ دینے کی مجاز نہیں تھی اور ایکسٹ ریکٹ 1 ناجائز تھا۔''

یہاں فریقین کے حصے کی حد درج ذیل بتائی جاتی ہے:

پلاٹ نمبر	اصل نام سے	اپیل کنندگاں کا حصہ	جواب دہندگاں کا حصہ
901	مہادیو	آدھا	آدھا
902	میوا	پورا (کولیشرا دیوی کی طرف سے تحفے میں)	-----
903	مہابیر (میوا مہادیو)	تین چوتھائی (ماوا کا نصف ہبہ کولیشرا دیوی اور ایک چوتھائی مہادیو کو دیا گیا)	ایک چوتھائی (ایک چوتھائی مہادیو کا)
	کل	تین چوتھائی	ایک چوتھائی

اپیل کنندگاں کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل یہ دعوی کرے گا کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس حقیقت کے نتیجے پر پہنچا ہے کہ کولیشرا دیوی زیر بحث جائیداد کی مالکہ تھی، عدالت عالیہ نے اس میں مداخلت کرنے میں واضح غلطی کی۔

اس سلسلے میں ہماری توجہ رگھوبر سنگھ اور دیگران بنام گلاب سنگھ اور دیگران، [1998] 6 ایس سی سی 314 میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہان کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل مسٹر اپادھیائے فیصلے کی حمایت کریں گے۔

ہمارے سامنے اٹھائے گئے سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں یہ مشاہدہ کرنا چاہیے کہ عدالت عالیہ نے اس معاملے کو بہت ہی ناقص انداز میں نمٹا ہے۔ اس نے کوئی وجہ بتائے بغیر پہلی اپیلٹ عدالت کے ذریعے اخذ کردہ حقائق کے نتائج میں مداخلت کی۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 100 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے۔ عدالت عالیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ حقائق کے نتائج کے سلسلے میں قانون کا ایک ٹھوس سوال وضع کرے۔ عدالت عالیہ اس سلسلے میں ایک محدود دائرہ اختیار کا استعمال کرتی ہے۔ عام طور پر جب تک کہ کوئی کافی اور ٹھوس وجوہات موجود نہ ہوں، درج ذیل عدالتوں کے ذریعے اخذ کردہ حقائق کے نتائج عدالت عالیہ پر پابند ہیں۔ پہلی اپیلٹ عدالت واضح طور پر مندرجہ ذیل نتیجے پر پہنچی:

"...... میوامہتو ڈیمودرمہتو کو پیچھے چھوڑ کر مرگیا اور دامودرمہتو کولاشوری کو پیچھے چھوڑ کر مرگیا جو زیر بحث شواہد کے مطابق محدود مالک کے طور پر قبضہ میں آیا نہ کہ صرف دیکھ بھال کرنے والے کے طور پر جیسا کہ مدعاعلیہ نے الزام لگایا تھا۔ ہندو جانشینی ایکٹ 1956 کی منظوری سے پہلے وہ محدود مالک تھیں اور اس صلاحیت میں وہ میوامہتو کے نام سے درج زمینوں پر قبضہ رکھنے کی کافی اہل تھیں اور ہندو جانشینی ایکٹ کی منظوری کے بعد وہ مطلق مالک بن گئیں۔ ہبہ نامہ کی تاریخ 7.5.1960 ہندو جانشینی ایکٹ کی منظوری کے بعد انجام دی گئی تھی جب اسے ہبہ نامہ پر عمل درآمد کا مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔ فاضل ماتحت جج نے ہبہ نامہ نمائش 1 کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے اور اس کا خیال ہے کہ قانون کی نظر میں اس کی اہمیت ختم ہو گئی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ کولیشوری نے ہندو جانشینی ایکٹ کی منظوری کے بعد اس دستاویز کو انجام دیا ہے اور ان حالات میں یہ 30 سال پرانی دستاویزات ہونے کی وجہ سے صداقت کا مفروضہ ہے۔"

ایک بار جب یہ پتہ چل جائے کہ کولیشرادیوی کے پاس اس کی دیکھ بھال کے حق کے بدلے زیر بحث زمین کا قبضہ تھا، تو ہماری رائے میں، ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ 1 واضح طور پر راغب ہوگی۔

رگھوبر سنگھ اور دیگران بنام گلاب سنگھ اور دیگران، [1998] 6 ایس سی سی 314 میں اس عدالت نے قانون کو درج ذیل شرائط میں بیان کیا:

"17۔ شاستری ہندو قانون کے تحت، ایک ہندو بیوہ کو اس کے متوفی شوہر کی جائیدادوں سے باہر رکھنے کی ذمہ داریوں کو ہندو خواتین کے جائیداد کے حقوق کا قانون، 1937 کے نافذ ہونے کے ساتھ ایک قانونی شناخت حاصل ہوئی۔ اس موضوع پر قانون، اس کے بعد، ہندو شادی شدہ خواتین کے علیحدہ رہائش اور دیکھ بھال کے حق ایکٹ، 1946 کے ذریعے مستحکم اور ضابطہ بند کیا گیا جو 23.4.1946 پر نافذ ہوا۔ ہندو بیوہ کی دیکھ بھال کے حق کو، پہلے سے موجود حق کے طور پر، اس طرح اوپر بیان کردہ دو قوانین کے ذریعے تسلیم کیا گیا تھا لیکن یہ پہلی بار

ان میں سے کسی بھی قانون کے ذریعے نہیں بنایا گیا تھا۔قانونی قوانین کے نافذ ہونے سے بہت پہلے ہی شاستری ہندو قانون کے تحت اس کا دیکھ بھال کا حق ختم ہوگیا تھا۔آزادی کے حصول کے بعد،خواتین کو جاگیردارانہ غلامی سے نجات کی ضرورت ہے کیونکہ یہ زائد بھی ضروری ہے۔مختلف شعبوں میں شاستری ہندو قانون کے ذریعہ فراہم کردہ اپنے حقوق کو بڑھانے کے لیے ہندو خواتین کی طرف سے احتجاج بڑھ رہا تھا۔اسی موقع پر پارلیمنٹ نے قدم بڑھایا اور ہندو میرج ایکٹ،1956 ، ہندو اپنائش ونگہداشت قانون، 1956 اور ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 جیسے مختلف قوانین نافذ کیے جو غیر قانونی جانشینی فراہم کرتے ہیں۔

18۔ ہندو جانشینی ایکٹ، 1936 نے ہندو قانون کے ڈھانچے میں دوررس الزامات عائد کرتے ہوئے ایک ہندو بیوہ کے اختیارات پر روایتی حدود کو ہٹا دیا تاکہ وہ اپنے متوفی شوہر کی جائیداد کو دیکھ بھال کے حق کے بدلے اپنے قبضے میں لے سکے اور ایکٹ نے اسے جائیداد کا مطلق مالک بنا دیا،جس پر اب تک اس کا صرف ایک محدود حق تھا۔

مزید کہا گیا:

" 24............اس کے مطابق، ہم یہ مانتے ہیں کہ ہندو عورت کی دیکھ بھال کا حق شوہر اور بیوی کے درمیان سماجی اور عارضی تعلقات سے نکلتا ہے کہ بیوہ کی صورت میں یہ حق' پہلے سے موجود حق' ہے، جو شاستری ہندو قانون کے تحت 1937 یا 1946 کے قوانین کی منظوری سے پہلے موجود تھا۔ان قوانین نے محض شاستری ہندو قانون کے تحت موجود حیثیت کو تسلیم کیا اور اسے ' قانونی حمایت دی۔جہاں ایک ہندو بیوا اپنے شوہر کی جائیداد پر قابض ہے،اسے اس سے باہر رہنے کا حق حاصل ہے اور وہ اپنے دیکھ بھال کے حق کے بدلے اس جائیداد پر قبضہ برقرار رکھنے کی حقدار ہے۔"

شکنتلا دیوی بنام کملا اور دیگران،[2005] 5 ایس سی سی 390] میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا :

"11۔تاہم، بلونت سنگھ، [1997] 7 ایس سی سی 137 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کا اس مقدمے کی خوبیوں پر اثر پڑے گا جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ قبضہ کے لیے دعویٰ اعلانیہ ڈگری کی بنیاد پر اہم نہیں ہوگا کیونکہ اعلانیہ ڈگری میں واپسی کرنے والوں کے حق میں کوئی حق نہیں دیا گیا تھا۔ یہ ہندو قانون کے تحت ایک مقدمہ تھا جس میں 1954 میں اصل مالک کی بیوہ نے تحفہ دیا اور اپنے گود لیے ہوئے بیٹوں کے حق میں زمین تبدیل کروائی۔ واپسی کرنے والوں نے ایک دعویٰ دائر کیا جس میں یہ ڈگری نامہ طلب کیا گیا کہ بیوہ کی طرف سے کی گئی علیحدگی ان کے واپسی کے حقوق پر پابند نہیں تھی۔ دعویٰ فیصلہ کیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ بیوہ کی طرف سے دیا گیا تحفہ، واپسی کرنے والوں کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گا۔ جائیداد بیوہ کے نام سے منتقل کی گئی تھی۔ سال 1970 میں، بیوہ نے دوبارہ سوٹ کی جائیداد متدعویہ گود لیے ہوئے بیٹوں کو تحفے میں دی اور 1973 میں ان کا انتقال ہوگیا۔ سابقہ ڈگری نامے کی بنیاد پر واپسی کرنے والوں کے قبضے کی وصولی کے لیے دائر مقدمے میں عدالت نے موقف اختیار کیا کہ چونکہ واپسی کرنے والوں کی طرف سے حاصل کردہ اعلانیہ ڈگری نامے کے بعد بھی بیوہ جائیداد کے قبضے میں رہی کیونکہ اسے ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے تحت حاصل ہونے والے وسیع حقوق کی وجہ سے، جس نے اسے جائیداد کا مطلق مالک بنا دیا تھا، اس کے ذریعے 1970 میں اپنے دعویٰ لیے ہوئے بیٹوں کو دی گئی جائیداد کے تحائف کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

12۔ اس معاملے کے حقائق تقریبا ایک جیسے ہیں کیونکہ اس معاملے میں بھی دفعہ 14(1) کی بنیاد پر ہندو جانشینی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد، وصیت کے تحت اتمداسی کو حاصل ہونے والا محدود حق بڑھ کر جائیداد متدعویہ میں مطلق حق ہوگیا۔ اس طرح، وہ جائیداد کی مطلق مالک بن گئی، لہذا واپسی کرنے والے کے ذریعے پہلے حاصل کیا گیا کوئی بھی اعلانیہ حق، جیسا کہ وصیت میں غور کیا گیا ہے، وہ بنیاد نہیں ہو سکتا جس پر قبضہ کا دعویٰ برقرار رکھا جا سکے، جب تک کہ، یقینا، قبضے کے مقدمے میں دعویدار اپنے ذریعے حاصل کردہ اعلانیہ ڈگری سے آزاد ایک بہتر لقب قائم نہ کرلیں۔"

کولیشر ادیوی کے طور پر، ہندو جانشینی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 14(1) کی دفعات کے لحاظ سے جائیداد کی مطلق مالک بن گئیں اور اس طرح وہ سال 1960 میں فروخت کے دستاویز پر عمل درآمد کی اہل تھیں۔

اس عدالت کے مستند فیصلوں کے پیش نظر، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے پہلی اپیلٹ عدالت کے اچھی طرح سے سمجھے گئے فیصلے کو تبدیل کرنے میں واضح غلطی کی ہے اور اسی کے مطابق اسے کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

اپیل کی منظوری ہے۔کوئی لاگت نہیں۔

آر۔پی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document